کہ حضرت عمرؓ کے گیارہ سالہ تحقیق اور حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر سود کے متعلق جو فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ وہ ان دوستوں کے لیے کیوں قابل قبول نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔

إِنَّ آيَةَ الرِّبٰوا مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ أَنْ يُبَيِّنَهُ لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ۔	آیت ربا قرآن کی ان آیات سے ہے جو آخر زمانہ میں نازل ہوئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا پیشتر اس کے کہ تمام احکام ہم پر واضح فرماتے لہذا تم لوگ سود کو بھی اور ہر اس چیز کو بھی چھوڑ دو جس میں سود کا شائبہ ہو۔

غور فرمائیے اگر تجارتی سود میں کچھ بھی اجتہاد کی گنجائش ہوتی تو حضرت عمرؓ ضرور ایسا کرتے۔ تجارتی سود کی نظیریں عرب اور ہمسایہ ممالک میں سب جگہ اپنی ارتقا کی شکل میں موجود تھیں۔ تجارتی سود کے نفع و نقصان کے تمام پہلو بھی سامنے آچکے تھے سود کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن عملاً کالعدم قرار دیا۔ اس کے بعد آپ چار ماہ اس دنیا میں تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضرت عمرؓ نے آپؐ کے رویہ میں سود کے بارے میں کوئی لچک نہیں دیکھی۔ بنا بریں آپ نے اجتہاد کرنے کے بجائے دوسروں کو بھی ایسا اجتہاد کرنے سے روک دیا اور فتویٰ صادر فرمادیا۔ کہ سود اور اس کی تمام تر مشتبہ شکلوں کو بھی چھوڑ دیا جائے۔ اور جو علاقے بھی آپ فتح کرتے رہے وہاں سے سودی نظام کو یکسر ختم کر کے اس کی جگہ نظام زکوٰۃ اور بیت المال کی داغ بیل ڈال دی۔

ضروری تصحیح

گذشتہ شمارہ میں جناب طالب ہاشمی صاحب کا مضمون بعنوان "عہد رسالت کی تیرہ مؤمنات" میں تیسرے نمبر پر مذکورہ صحابیہ کا نام غلطی سے حضرت حبتہ رضؓ کی بجائے حضرت حبشہ لکھا گیا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ جہاں حضرت حبشہ لکھا ہوا ہے وہاں حضرت حبتہ رضؓ پڑھا جائے۔

(ادارہ)